

سود کے خاتمے کے لیے اسلامی مالیاتی نظام: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

Elimination of Riba through the Islamic Financial System: In the Light of the Seerah of the Prophet (PBUH)

Muhammad Imran Iqbal¹

Muhammad Kashif Shafeeq²

Abstract

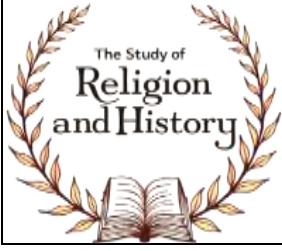
Riba (interest) has always been a highly harmful issue for human economy and society, as it creates injustice, inequality, and economic disparity. Islam not only declared riba prohibited but also provided an alternative financial system that is just and asset-based. In the light of the Seerah of the Prophet (PBUH), it becomes clear that the Islamic economy is not limited to the prohibition of riba, but it is a comprehensive and ethical model based on justice, equality, and cooperation. The Prophet (PBUH), in his practical life, set the example of the complete elimination of riba. In the Farewell Sermon, he (PBUH) not only declared riba prohibited but also forgave the riba of his own family first, presenting a practical model. During the establishment of the State of Madinah, the Prophet (PBUH) introduced such principles that replaced the usurious structure. In the present era, Islamic banking is providing interest-free financial services on the basis of these same principles. This article highlights that the current Islamic financial system is not a new creation, but a comprehensive model based on the Seerah of the Prophet (PBUH), whose purpose is to align the economy with the objectives of Shariah (Maqasid al-Shariah). If these principles are firmly implemented at the state level, then along with the elimination of riba, economic justice, poverty reduction, and sustainable development can also be achieved. Thus, in the light of the Seerah of the Prophet (PBUH), the Islamic financial system provides the best solution to the economic problems of the present age.

Keywords: Riba (Interest), Islamic Financial System, Islamic Banking, Interest-Free Finance.

اسلام وہ دین ہے جو اللہ نے چن کر اپنے محبوب نبی محمد ﷺ پر نازل فرمایا۔ نرمی اور محبت، شفقت اور رحمت، اخلاص اور وفاداری، قربانی اور ہمدردی، سچائی اور ایمانداری، مہربانی اور سخاوت، بھائی چارہ اور خیرات وغیرہ اسلام کی تعلیمات ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام نے انسان کی جان اور عزت کے ساتھ ساتھ اس کے مال و دولت کی بھی حفاظت کی ہے۔ دولت اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے حلال طریقے سے کمائے اور حلال طریقے سے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے باہمی معاملات، خرید و فروخت، تجارت اور اجارہ وغیرہ میں مسلم معاشرے کے افراد پر سخت شرائط عائد کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے ذریعے تمام برائیوں کو ختم کر دیا، دور جاہلیت میں تمام اخلاقی اقدار مفقود تھیں، معاشرہ مختلف معاشی اور سماجی برائیوں میں مبتلا تھا، انہی برائیوں میں سے ایک سود بھی تھا۔ بلکہ سود کو ایک معروف تجارت سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اسے ختم کیا اور اس سلسلے میں مختلف وعدے بیان کیے تاکہ اسلامی معاشرے کو اس سے پاک کیا جاسکے۔ یہ ایک سرمایہ دارانہ نظام ہے جس میں انسانی ضروریات کو خواہشات میں بدل دیا گیا اور معاشرے میں عام کر دیا گیا۔ اگر سود کا مقصد لوگوں کو مال فراہم کرنا اور معاشی بہتری لانا ہو تو اس نظام کے تحت غربت ختم ہو جاتی اور اس نظام

¹ MS Research Scholar, Islamic Business & Finance, Riphah International University, Islamabad.

² MS Research Scholar, Islamic Studies, International Islamic University, Islamabad.



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

معیشت اور تنہائی میں رہنے والے لوگ بہت آرام دہ زندگی گزار رہے ہوتے۔ حقیقت میں سود ایک ایسا جال ہے جس سے انسان ساری زندگی نہیں نکل سکتا۔ لامحدود انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے عمل میں انسان منافع پر مبنی نظام اختیار کرتا ہے۔

جدید دور میں "سود" بہت عام ہو چکا ہے اور بیماری کی شکل اختیار کر چکا ہے اور کوئی ایسا شعبہ، ادارہ، کمپنی، محکمہ، بینک یا کاروبار نہیں جس میں سودی لین دین نہ ہو۔ اسلام نے سود کو حرام قرار دے کر انسانی معاشی زندگی سے ظلم اور نا انصافی کی ایک بڑی شکل کو ختم کرنا چاہا، اور عملی طور پر یہ جدید دور میں اسلامی زندگی کی از سر نو تنظیم کے حوالے سے ایک بڑا چیلنج ہے۔ موجودہ معیشت میں سود اور سودی کاروبار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ موجودہ معاشی نظام سود پر قائم ہے۔ اسلامی معیشت کی از سر نو تعمیر کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک بے سود معاشی نظام قائم کیا جائے اور اسے کامیابی سے چلایا جائے۔ معاشی نظام میں سود کی مداخلت نے معاشرے میں ذہنی بے سکونی اور پریشانی، زندگی بھر کی مجبوری، غربت اور معاشی بد حالی کو جنم دیا ہے۔ سود پر مبنی معیشت کوئی نئی چیز نہیں بلکہ ہزاروں سال سے انسانی معاشرے کا حصہ رہی ہے۔ سودی نظام لوگوں کو زیادہ دولت حاصل کرنے کے لالچ میں مبتلا کر دیتا ہے اور لوگ کم محنت میں زیادہ پانے کے چکر میں اس نظام کا حصہ بن جاتے ہیں۔

ربا کا مفہوم:

ربا عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی سود کے ہیں۔ انگریزی میں اس کو interest کہتے ہیں۔ جس کے معنی زیادتی، بڑھوتی اور بلندی کے ہیں، اس سے مراد وہ اضافہ ہے جو مقروض سے شرط لگا کر لیا جاتا ہے۔ لفظ ربا کو تین طرح پڑھا جاسکتا: ربا، الف کے ساتھ۔ ربا، واؤ کے ساتھ اور ربا، یاء کے ساتھ۔ تینوں طرح پڑھنا درست ہے۔³

امام محمد الزبیدی اپنی کتاب تاج العروس من جواهر القاموس میں لکھتے ہیں:

"كُلُّ قَرْضٍ يُؤْخَذُ بِهِ أَكْثَرُ مِنْهُ"⁴

ہر قرض جس کے ذریعے اس قرض سے زیادہ رقم لی جائے رہا ہے۔

ابن منظور اپنی کتاب لسان العرب میں لکھتے ہیں:

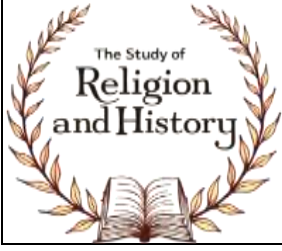
الرِّبَاةُ نَوْعَانِ: حَرَامٌ، وَالْقَرْضُ الَّذِي يُؤْخَذُ مَعَ زِيَادَةٍ أَوْ مَنَفَعَةٍ مِنْهُ فَهُوَ حَرَامٌ، وَأَمَّا مَا لَيْسَ بِحَرَامٍ فَهُوَ أَنْ يُقْرِضَ الْمُنْبَلِّغُ الْأَصْلَ لِمُدَّةٍ مُخَدَّذَةٍ، وَيُعْطِيهِ لِأَيِّ شَخْصٍ دُونَ شَرْطٍ⁵

زیادتی دو طرح کی ہے: حرام، اور وہ قرض جو زیادتی یا اس سے حاصل ہونے والے نفع کے ساتھ لیا جائے تو وہ حرام ہے۔ اور جو حرام نہیں ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اصل رقم پر کچھ اضافی مال مقررہ مدت کے لیے قرض دے اور اسے کسی کو بغیر کسی شرط کے دے دے۔

³ عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین، عمدة القاری شرح صحیح البخاری (بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1411ھ)، 11:

⁴ الزبیدی، ابو الفیض محمد بن محمد الحسینی، تاج العروس من جواهر القاموس (بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، الطبعة الاولى 1419ھ)، 38:

⁵ ابن منظور، أبو الفضل محمد بن مكرم بن علی الأنصاري الرويفی الافریقی، لسان العرب (بیروت: دار صادر، الطبعة: الثالثة، 1414ھ)، 4:304



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

امام ابو بکر جصاص لکھتے ہیں:

وهو القرض المشروط فيه الأجل وزيادة مال على المستقرض-⁶

وہ قرض ہے جس میں مدت متعین کی شرط لگائی گئی ہو اور مستقرض پر مال کی زیادتی کی بھی شرط لگائی گئی ہو۔

امام ابو القاسم الحسین نے ”ربا“ کے معنی بیان کرتے ہوئے کہا:

والربا الزيادة على رأس المال، لكن خص في الشرع بالزيادة على وجه دون وجه-⁷

اور اصل مال پر زیادتی کو ربا کہا جاتا ہے، لیکن شریعت میں ہر زیادتی کو ربا نہیں کہا جاتا بلکہ وہ زیادتی جو شرط کے ساتھ ہو وہ سود ہے۔

سود کی ان تعریفات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مال پر جو زیادتی ہو اسے ربا کہا جائے گا۔ گویا سرمایہ پر اضافہ، مدت کے اعتبار سے اس اضافے کی تعیین اور معاملے میں اس کی

شرط لگانا، یہ وہ اجزاء ہیں جن سے سود بنتا ہے، اور ہر قرض کا معاملہ جس میں یہ تین اجزاء پائے جائیں وہ سود کا معاملہ ہے۔

خواہ قرض کاروبار کے مقصد کے لیے لیا گیا ہو یا ذاتی ضرورت پوری کرنے کے لیے، اور خواہ قرض لینے والا غریب ہو یا امیر، کوئی کمپنی ہو یا حکومت۔

حرمیت سود اور قرآن کریم:

قرآن مجید میں بارہ مقامات پر سود (ربا) کا ذکر ملتا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ الروم میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے:

وَمَا آتَيْتُم مِّن رَّبَا يَرْبُوا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ وَ مَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ-⁸

اور جو مال تم (لوگوں کو) دو تاکہ وہ لوگوں کے مالوں میں بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا

(اپنے مال) بڑھانے والے ہیں۔⁹

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سودی لین دین کرتا ہے وہ نہ دنیا میں کامیاب ہے اور نہ ہی آخرت میں بخشش و انعام پائے گا۔ پھر مدینہ منورہ میں

نازل ہونے والی سورۃ آل عمران میں بھی اللہ رب العزت نے اس بارے میں مزید حکم نازل فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ مِزْعًا مِّثْلَ مِزْعَةٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ-¹⁰

اے ایمان والو! سود و نادم نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔¹¹

اس آیت میں قرآن کریم نے سود جیسے مکروہ عمل سے بچنے اور اہل ایمان کو اس سے مکمل طور پر دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

⁶ الجصاص، احمد بن علی ابو بکر الرازی الحنفی، احکام القرآن، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1405ء)، 2:189

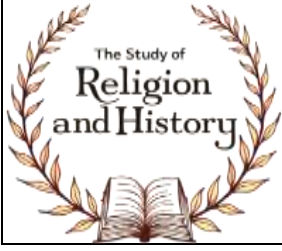
⁷ اصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، (بیروت، لبنان: دار القلم، 1412ھ)، 1:340

⁸ سورہ الروم، 30:39

⁹ کنز العرفان فی ترجمۃ القرآن، مفتی محمد قاسم قادری عطاری (کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2023ء)، سورہ الروم، 30:39

¹⁰ سورۃ آل عمران، 03:130

¹¹ کنز العرفان فی ترجمۃ القرآن، مفتی محمد قاسم قادری عطاری، سورۃ آل عمران، 03:130



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

اسی سلسلے میں سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَخْبُطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَاللَّهُ الْبَئِيعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ¹²

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسب نے چھو کر مضبوط بنا دیا ہو یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔¹³

حرمت سود اور احادیث نبوی (ﷺ):

احادیث میں بھی سود کے خاتمے اور اس سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ قرآن کے بعد شریعت کا دوسرا بڑا ذریعہ سنت رسول ﷺ ہے۔ قرآن کی ہر آیت کی وضاحت نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے ملتی ہے۔ اس طرح قرآن اور حدیث آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ قرآن کو صحیح طرح سمجھنے اور ہدایت پانے کے لیے سنت کی رہنمائی ضروری ہے۔ اسی طرح رہا سے متعلق بھی احادیث مبارکہ نے قرآن مجید میں موجود احکامات کو بیان فرمایا ہے:

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، يَقُولُ: أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبَاٍ مِنْ رَبَاِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ، لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دِمٍّ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ دِمٍّ أَضْعُ مِنْهَا دِمُّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ، فَقَتَلْتَهُ هَذَبًا، قَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ، قَالُوا: نَعَمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ¹⁴

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع میں سنا: آپ ﷺ فرما رہے تھے: سنو! زمانہ جاہلیت کے سارے سود کا عدم قرار دے دیئے گئے ہیں تمہارے لیے بس تمہارا اصل مال ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ کوئی تم پر ظلم کرے (نہ تم کسی سے سود لو نہ تم سے کوئی سود لے) سن لو! زمانہ جاہلیت کے خون کا عدم کر دیئے گئے ہیں، اور زمانہ جاہلیت کے سارے خونوں میں سے میں سب سے پہلے جسے معاف کرتا ہوں وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ وہ ایک شیر خوار بچہ تھے جو بنی لیتھ میں پرورش پا رہے تھے کہ ان کو ہذیل کے لوگوں نے مار ڈالا تھا۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگوں نے تین بار کہا: ہاں (آپ نے پہنچا دیا) آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہ۔

آپ ﷺ نے سود کو ہلاکت خیز عمل قرار دیا ہے، جیسے کہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفْبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: السِّبْرُكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ¹⁵

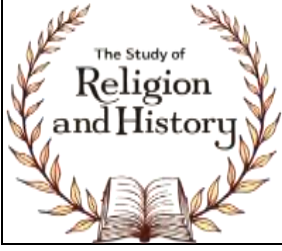
¹² سورۃ البقرہ، 275:02

¹³ کنز العرفان فی ترجمۃ القرآن، مفتی محمد قاسم قادری عطاری، سورۃ البقرہ، 275:02

¹⁴ سبحستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود (بیروت، لبنان: دار الفکر، 1414ھ)، کتاب البیوع، باب فی وضع الربا، رقم الحدیث: 3334۔

¹⁵ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری (لاہور: مکتبہ رحمانیہ اقرء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار)، کتاب الوصایا، باب قول اللہ تعالیٰ: {إِنَّ

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا}، رقم الحدیث: 2766



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں بچتے رہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

سود خور سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے، حدیث شریف میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ يُطَوِّحُهُمْ تَرَى مِنْ خَارِجٍ يُطَوِّحُهُمْ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيلُ ؟ ، قَالَ : هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا.¹⁶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ مکانوں کے مانند تھے، ان میں باہر سے سانپ دکھائی دیتے تھے، میں نے کہا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ سود خور ہیں۔

ربا کی اقسام:

ربا کی دو قسمیں ہیں:

1- ربا النسیئہ

ربا النسیئہ، جسے "ربا القرآن" بھی کہا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ قرض کو ایک مقررہ مدت کے لیے بڑھا کر اصل رقم پر شرح کے مطابق اضافہ لیا جائے۔ یہی صورت آج کل کے دنیاوی سودی نظام پر پوری طرح صادق آتی ہے، اس لیے اسے بھی ربا النسیئہ کہا جاتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرِّبَا وَمُؤَكَّلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ وَقَالَ : هُمْ سَوَاءٌ.¹⁷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: (گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔

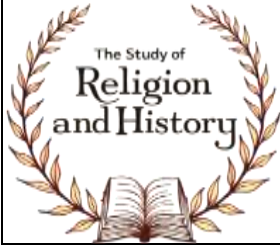
2- ربا الفضل

ربا الفضل، جسے "ربا الحدیث" بھی کہا جاتا ہے، اس سود کو کہا جاتا ہے جس میں ایک ہی نوع کی چیز کا تبادلہ غیر مساوی مقدار میں ہو، جیسے نقدی صورت میں 4 کلو گندم کے بدلے 8 کلو گندم کا لین دین کرنا۔

قَالَ مُسْلِمٌ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمُزٍ ، قَالَ : جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةِ بَنِي الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالنَّمْرِ ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ ، قَالَ أَخَذَهُمَا : وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ ، وَلَمْ

¹⁶ القزويني، محمد بن يزيد بن ماجه، سنن ابن ماجه (بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1419 هـ)، كتاب التجارات، باب: التغليظ في الربا، رقم الحديث:

¹⁷ القشيري، مسلم بن حجاج الامام، الجامع الصحيح (لاهور: مکتبہ رحمانیہ، 2013ء)، کتاب المساقاة، باب لعن آكل الربا وموكله، رقم الحديث 4093



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

يَقْلُهُ الْآخِرُ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا يَمْلُ قَالَ أَحَدُهُمَا: مَنْ زَادَ أَوْ اِزْدَادَ فَقَدْ أَزَى ، وَمَنْ يَقْلُهُ الْآخِرُ ، وَأَمَرْنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا.¹⁸

مسلم بن یسار اور عبداللہ بن عبید (ابن عتیک) (ان کو ابن ہر مز بھی کہا جاتا ہے) بیان کرتے ہیں کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ رضی اللہ عنہما ایک جگہ اکٹھا ہوئے، عبادہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حدیث بیان کی کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، گیہوں گیہوں کے بدلے اور جو جو کے بدلے (ان دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا: نمک نمک کے بدلے،) دوسرے نے یہ نہیں کہا) بیچنے سے منع کیا مگر برابر برابر، نقد نقد (ان میں سے ایک نے کہا: جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا، اس نے سود لیا،) اسے دوسرے (راوی) نے نہیں کہا) اور ہمیں حکم دیا کہ ہم سونا چاندی کے بدلے، چاندی سونے کے بدلے، گیہوں جو کے بدلے اور جو گیہوں کے بدلے بیچیں، نقد نقد جس طرح چاہیں۔

اسلامی معاشی نظام اور موجودہ سودی نظام

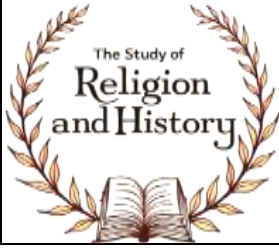
آج کے دور میں انسان چاند اور سیاروں کو مسخر کر رہا ہے، سائنس اور ٹیکنالوجی میں روز نئی ایجادات ہو رہی ہیں۔ لیکن اگر ہم حالات کے دوسرے پہلو پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کے مقصد سے واقف نہیں۔ اس مادہ پرستی کے دور میں انسان کا مقصد دولت اور خواہشات کا حصول بن چکا ہے۔ انسان عبادت، اخلاق اور جذبات کو نظر انداز کرتے ہوئے مادہ پرستی کی دوڑ میں لگا ہوا ہے۔

ان مادی خواہشات میں ڈوب کر انسان نے اپنی نیکیوں اور برائیوں کے درمیان فرق اور ضرورت کو کھو دیا ہے، اور اس کی پرواز دولت، گھر، آرام اور خواہشات تک محدود ہو گئی ہے۔ خدا نے انسان کو جو طاقت اور ذہنی صلاحیت دی ہے اس کا مقصد صرف دولت کمانا اور ضروریات پوری کرنا نہیں، بلکہ انسان کی زندگی کا مقصد ایک وسیع سمندر ہے جس میں اسے غوطہ لگانا ہے اور اگلے درجے تک کامیاب ہونا ہے۔

مالیاتی استحکام کا خواب ہر انسان کا خواب ہے، مالیاتی ترقی حاصل کرنے کے لیے انسان ہر جائز اور ناجائز راستہ اختیار کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے، اس کی نظر صرف موجودہ زندگی تک محدود رہ جاتی ہے اور وہ آخرت کی زندگی کے تصور کو بھول جاتا ہے۔ موجودہ دور میں بے شمار مالیاتی مسائل ہیں، کیونکہ جیسے ہی انسان ترقی اور زیادہ کامیابی کی راہ اختیار کرتا ہے، جائز اور ناجائز کا فرق مٹ جاتا ہے، جس کے نتیجے میں ظلم، دھوکہ، ملاوٹ اور سود عام ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر مالیاتی نظام انصاف پر قائم ہو تو معاشرہ ہر طرح کی بدعنوانیوں سے پاک ہو جائے گا۔ سود دراصل مہنگائی پیدا کرنے والا ہے، جب پینک افراد اور اداروں سے مختلف کھاتوں میں رقم جمع کر کے ایک مقررہ شرح پر انہیں سود دیتے ہیں، تو اپنی ان بچتوں کو دوسروں کو ایک مقررہ شرح سود پر قرض دیتے ہیں جو جمع کنندگان کو دی جانے والی شرح سے زیادہ ہوتی ہے۔

اور اگر کوئی شخص وقت پر پیسے واپس نہ کرے تو پینک سود کی شرح بڑھا دیتے ہیں تاکہ جمع شدہ رقم واپس مل سکے، جو آگ پر تیل کا کام کرتا ہے۔ قرآن میں بیان کردہ سود کے نقصانات کو مد نظر رکھتے ہوئے سود سے پاک بینکاری استعمال کرنی چاہیے تاکہ اس کے تحت بہترین مالیاتی نظام اور مالیاتی نظم قائم ہو، اور صحت مند مالیاتی رجحانات اپنے فوائد کے ساتھ جاری رہیں۔

¹⁸ النسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی (بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1416ھ)، کتاب البیوع، باب: بیع الشعیر بالشعیر، رقم الحدیث: 4565



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

گارڈ فریڈ ہابر لرنے سود کے نظریے کے بارے میں لکھا ہے کہ:

The Theory of Interest has for long time been a weak spot in the Science of Economics and the explanation and determination of the interest rate still gives rise to more agreements among Economists than any other branch of Economic Theory.¹⁹

سود کے نظریے کو طویل عرصے سے علم معاشیات میں ایک کمزور پہلو سمجھا جاتا رہا ہے اور سود کی شرح کی وضاحت اور اس کا تعین آج بھی معاشیات کے کسی اور

شعبے کے مقابلے میں ماہرین معاشیات کے درمیان زیادہ اختلافات کو جنم دیتا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خواہ صارف کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے یا تجارتی نقطہ نظر سے، سودی بینکاری خود معیشت کے لیے ایک بڑا مسئلہ ہے، ایک ایسا مسئلہ جو مزید مسائل کو جنم دیتا ہے۔ معیشت کی ترقی اس بات پر منحصر ہے کہ سامان اور خدمات بروقت ضرورت کے وقت فراہم کیے جائیں۔

استحصالی سودی نظام

اسلام مضاربہ کو حلال اور جائز قرار دیتا ہے اور استحصالی سودی نظام کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ سودی نظام میں ساہوکار خود اپنے مال کو صرف سود کے لیے استعمال کرتا ہے اور خود معطل رہتا ہے اور اپنی ساری دولت سود کے ذریعے دولت بڑھانے میں لگا دیتا ہے۔ مضاربہ میں نہ سرمایہ معطل رہتا ہے اور نہ ہی سرمایہ کار، اور نہ ہی وہ شخص جو سرمایہ مضاربہ پر لیتا ہے۔ جو شخص اپنا مال کاروبار کے لیے پیش کرتا ہے اسے "مضارب" کہا جاتا ہے اور جو ایجنٹ اپنی محنت اور ہنر کے ذریعے کام کرتا ہے وہ عامل کہلاتا ہے۔ مضاربہ میں بینک، مضارب اور عامل کے درمیان مالک مال کا وکیل بن کر کام کرتا ہے اور اس کا مال عامل کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس طرح اسلامی فقہ میں مضاربہ ایک خاص معاہدہ ہے جو سرمایہ کے مالک اور تاجر کے درمیان طے پاتا ہے، اس شرط پر کہ تاجر مالک سے اس کا مال لے اور دونوں فریق ایک دوسرے کی محنت اور نفع میں ایک مقررہ تناسب کے مطابق شریک ہوں۔²⁰

مضاربہ ان سب سے کامیاب کاروباری طریقوں میں سے ایک ہے جو اسلام نے سینکڑوں سال پہلے متعارف کرایا۔ تمام اسلامی مذہبی ماہرین کے درمیان بنیادی طریقہ مالیت ہمیشہ مضاربہ رہا ہے۔ جدید اسلامی بینکاری اور مالیات کے ابتدائی حامیوں کے نزدیک مضاربہ اور مشارکت کو سود کی جگہ کاروبار کرنے کے بنیادی ذرائع بننا تھا۔ یہ کاروباری ماڈل اب بھی بہتری کے متقاضی ہیں لیکن یہ اسلامی مالیاتی ڈھانچوں کے بہترین ممکنہ ماڈل ہیں۔ اسلام کاروبار میں اخلاقیات اور اخلاقی اقدار کو اولین ترجیح دیتا ہے جو مغربی کاروباری ڈھانچے کے کہیں قریب بھی نہیں۔

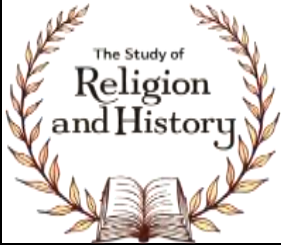
کئی مطالعات نے جدید دنیا میں مضاربہ کی مالی شکل کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ ریاضیاتی ماڈلز کے ذریعے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مضاربہ (اور مشارکت) مالیات کے استعمال سے سرمایہ کاری میں اضافہ، مالیاتی استحکام پیدا کیا جاسکتا ہے اور آمدنی کی ایک مطلوبہ تقسیم کا نمونہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ کاروباری ماڈل سودی تجارت کے بہترین متبادل ہیں جو صدیوں سے معاشروں کا استحصال کر رہی ہے۔

محمد باقر الصدر استحصالی سودی نظام کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں:

اب اگر کاروبار میں نفع ہو تو دونوں فریق باہمی معاہدے کے مطابق نفع آپس میں تقسیم کر لیں گے، اور اگر مال بالکل اسی طرح رہے جیسے پہلے تھا، یعنی نہ نفع ہوا اور نہ نقصان، تو اس صورت میں مالک مال کو اس کا پورا مال واپس کر دیا جائے گا اور مزدور کی ساری محنت ضائع ہو جائے گی۔ اس طرح مالک مال کو وہ نفع حاصل نہ ہوا جو اسے اپنا

¹⁹ League of Nations, Prosperity and Depression, First Edition, p.195

²⁰ محمد باقر الصدر، غیر سودی بینکاری کا نظام، (مترجم: ذیشان حیدر جوادی)، (ممبئی: جمالی پبلیکیشن، 1974ء)، ص 72



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

مال کہیں اور لگانے سے ملتا، اور عامل کو اپنی محنت کا صلہ ملا۔ تاہم، مزدور کو ذمہ دار نہیں بٹھرایا جائے گا اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا ہرجانہ طلب کیا جائے گا۔ لیکن اگر عامل کو مال کے بجائے قرض دیا گیا ہو تو اس سے نقصان کی تلافی کا مطالبہ کیا جائے گا، کیونکہ قرض کے مطالبے پر نقصان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس صورت میں اگر نفع بھی ہو تو مالک مال کچھ نہیں لے سکتا، یعنی قرض دے کر اس سے نفع لینا سود ہے، اور سود اسلام میں حرام ہے۔²¹

اسلام ہر طرح کے براہ راست اور بالواسطہ استحصال کے خلاف ہے، چونکہ سود بدترین معاشی استحصال ہے، اس لیے اسلام نے اسے مکمل طور پر حرام قرار دیا ہے۔ سود صرف اسلامی دنیا کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ پوری دنیا میں مالیاتی ناہمواریوں کی بنیاد ہے۔ دنیا کے تمام مالیاتی نظاموں میں اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ اس الہی نظام نے کمائی کے ذرائع میں حلال اور حرام کی حد مقرر کی ہے۔ جائز اور ناجائز کی حدود طے کر دی گئی ہیں۔ جھوٹے اور غیر قانونی طریقوں سے دولت حاصل کرنا، دوسروں کی جائیداد چھیننا اور ایک دم امیر بن جانا ممنوع ہے۔ معاملات اور باہمی خرید و فروخت کو فریقین کی رضامندی اور تجارت پر موقوف کیا گیا ہے۔ سود، جھوٹ اور دھوکے جیسی بری عادتیں ممنوع قرار دی گئی ہیں۔

سود کی ممانعت کی حکمت عملی

اسلام نے عمل اور محنت کی تعلیم دی ہے، رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرنے، پڑوسیوں پر شفقت کرنے، غریبوں اور ضرورت مندوں پر رحم اور ایثار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اسلام ایسی کمائی کی اجازت نہیں دیتا جس میں انسانی محنت شامل نہ ہو اور جدوجہد کے عمل میں دخل اندازی کے بغیر ہو۔ وہ صدقہ دینے اور اچھا قرض دینے کی ترغیب دیتا ہے اور ضرورت مندوں کے استحصال سے منع کرتا ہے۔ اسلام ہر اس چیز کو حرام قرار دیتا ہے جو کسی پرانا انسانی کاسبب بنے۔ علامہ غلام رسول سعیدی سود کے حرام ہونے کی درج ذیل حکمت بیان فرماتے ہیں:

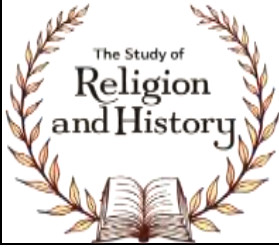
1. سود کی وجہ سے انسان بغیر کسی عمل کے پیسے کمانے کا عادی ہو جاتا ہے، کیونکہ سود کے ذریعے تجارت یا صنعت میں کسی محنت کے بغیر پیسہ حاصل ہوتا ہے۔
2. سود بغیر عوض کے نفع دیتا ہے، اور شریعت نے شریعت کے حق کے بغیر مال لینے کو ناجائز قرار دیا ہے اور کمزوروں اور غریبوں کے استحصال سے منع فرمایا ہے۔
3. سود کی وجہ سے غریبوں اور مقررہ وضوؤں کے دلوں میں مالداروں اور سرمایہ داروں کے خلاف نفرت اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔
4. سود کی وجہ سے صدقہ دینے، خیرات کرنے اور اچھا قرض دینے جیسی اخلاقی فضیلتیں ختم ہو جاتی ہیں، پھر ضرورت مند کی مدد کرنے کے بجائے آدمی اس کو سود پر قرض دینا پسند کرتا ہے۔²²

موجودہ دور میں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں اسلامی بینکاری یا سودی کاروبار کا حال

سود کو نافذ کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ ہے اور نبی کریم ﷺ کی زندگی کے مطابق سود ایک بڑا گناہ ہے۔ سود کی حرمت اس لیے بھی ہے کہ یہ بہت سے معاشرتی، معاشی اور اخلاقی برائیوں کی جڑ ہے۔ سود کی حرمت کی بنیادی وجہ خود غرضی، بے حسی، ظلم، لالچ اور مال کی خواہش ہے۔ اسلامی معیشت کے تمام مقاصد اور راہنما اصول قرآن مجید اور سیرت طیبہ کی روشنی میں حاصل ہوتے ہیں اور یہی بنیادی ماخذ ہیں۔

²¹ محمد باقر الصدر، غیر سودی بینکاری کا نظام، (مترجم: ذیشان حیدر جوادی)، ص 72

²² غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، (لاہور: فرید بک اسٹال، 2005ء)، 1042:01



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

جدید دور میں جب سود کارواج بڑھا تو اسلامی بینکاری نے اس ناجائز اور غیر قانونی چیز جیسے سود کو ختم کرنے کے لیے مناسب حل تلاش کرنے کا فیصلہ کیا، جس میں سودی لین دین کو سختی سے منع کیا گیا۔ ایسا نظام متعارف کروایا جائے جس میں سود کا کوئی عنصر نہ ہو۔ اس بینکاری نظام نے کچھ حکمت عملیاں اپنائیں اور روایتی بینکاری کی طرز پر ان کی تشریح کی گئی جیسے مضاربہ، اجارہ، مشارکہ وغیرہ۔ یہ نظام اس وقت آیا جب سود سے پاک بینکاری نظام کو بہت سے مالی مسائل کا سامنا تھا۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لیے ایک اور نظام متعارف کروایا گیا جس میں سود کو کچھ نئے اصولوں اور ترمیمات سے بدل دیا گیا اور سود سے پاک بینکاری متعارف ہوئی جسے اسلامی بینکاری کہا گیا۔

اسلامی بینکاری کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ ہر مسئلے کو اس انداز میں دیکھتے ہیں کہ مغربی تہذیب نے اس مسئلے کا کس طرح سامنا کیا اور انہوں نے اپنے سنہری اصولوں کو بھلا دیا جو نبی کریم ﷺ کی سیرت سے ماخوذ ہیں۔ اس مسئلے کا واحد حل موجودہ دور میں یہ ہے کہ ایسے معاشی قوانین وضع کیے جائیں جو ہمارے دین اسلام کے پیش کردہ معاشی اصولوں اور ضوابط کی روشنی میں ہوں، ان سے رہنمائی حاصل کی جائے، اور وہی طریقہ اپنایا جائے جس کی تعلیم قرآن اور نبی کریم ﷺ نے دی ہے۔ ایسا نظام متعارف کروایا جائے جس میں سود کے لیے کوئی گنجائش نہ ہو۔

سودی معیشت کے خاتمے کے لیے تجاویز

موجودہ دور میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس سے سود کی آفت سے بچا جاسکے۔ اس لعنت سے بچا جاسکتا ہے۔

- سود سے پاک بینکاری نظام کے کامیاب آپریشن کے لیے ضروری ہے کہ جن ملکوں میں یہ نافذ ہو وہاں قانوناً سود کو ممنوع قرار دیا جائے اور سودی لین دین کو قابل سزاجرم قرار دیا جائے۔
- کچھ شرائط ایسی ہیں جن کے بغیر یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ غیر منافع بخش معیشت متوازن ہو سکتی ہے، جیسے ضرورت مند صارفین کے لیے اجتماعی فراہمی کا معقول انتظام اور سرمائے کے جمع ہونے کی پیداواری صلاحیت۔
- حکومتی سطح پر ایک منظم اور مربوط معاشی نظام متعارف کروایا جائے جو قرآن و حدیث پر مبنی ہو اور اس کی پابندی معاشرے کے تمام افراد پر لازم قرار دی جائے۔
- اجتماعی نظام کے ساتھ اگر افراد معاشرہ میں اعتماد، دیانت داری، سماجی ذمہ داری اور سماجی خدمت جیسے اوصاف اجاگر کیے جائیں، تاکہ تجویز کردہ غیر منافع بخش معیشت کا نظام آسانی کے ساتھ چل سکے۔
- افراد کی لامحدود خواہشات کی تکمیل اور ذاتی مفاد کو قومی اور اجتماعی مفاد پر ترجیح دینا دراصل سودی نظام کی بنیادی وجہ ہے۔

نتیجہ

سود ایک ایسا معاشی مرض ہے جس نے معاشروں کو صدیوں سے کمزور کیا اور نا انصافی کو بڑھایا ہے۔ موجودہ عالمی مالیاتی ادارے بھی اسی سودی ڈھانچے پر قائم ہیں، جس کے باعث دولت چند ہاتھوں میں محدود ہو گئی اور غریب مزید پس ماندگی کا شکار ہوا۔ اس کے برعکس اسلام نے ہمیں ایسا مالیاتی نظام دیا ہے جو عدل، شراکت اور حقیقی ترقی پر مبنی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سود سے پاک معیشت نہ صرف ممکن ہے بلکہ ایک پائیدار اور منصفانہ نظام قائم کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد اور ادارہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اسلامی مالی اصولوں کے مطابق نئے تجارتی اور کاروباری ماڈلز کو فروغ دے۔ اگرچہ سودی نظام سے نکلنا ایک مشکل مرحلہ ہے، لیکن سیرت النبی ﷺ کی رہنمائی میں یہ سفر نہ صرف آسان ہو سکتا ہے بلکہ پوری انسانیت کے لیے عدل و انصاف پر مبنی ایک پائیدار معیشت کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے۔

مصادر ومراجع

- القرآن الكريم.
- احكام القرآن، قاضي ابو بكر احمد بن علي الرازي الجصاص، دار احياء الكتب العربية، بيروت، لبنان، 1412 هـ / 1992ء.
- تاج العروس من جواهر القاموس، ابو الفيض محمد بن محمد الحسيني الزبيدي، دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، الطبعة الاولى 1419 هـ.
- تبيان القرآن، علامه غلام رسول سعيدي، فريد بك اسٹال، لاہور، 2005ء.
- سنن ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (273-209 هـ / 887-824ء)، بيروت مزي الشماكل الحمدية، بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1419 هـ / 1998ء.
- سنن ابى داود، سليمان بن اشعث سجستاني (202-275 هـ / 817-889ء)، بيروت، لبنان: دار الفكر، 1414 هـ / 1994ء.
- سنن نسائي، امام احمد بن شعيب النسائي، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1416 هـ.
- صحيح مسلم، امام مسلم بن حجاج القشيري، مكتبة رحمانية، لاہور 2013ء.
- صحيح البخاري، محمد بن اسماعيل البخاري، مكتبة رحمانية اقراء سنن غزني سٹريٹ اردو بازار لاہور.
- عمدة القاري شرح صحيح البخاري، علامه بدر الدين العيني، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1411 هـ.
- غير سودي بيكارى كا نظام، محمد باقر الصدر، (مترجم: ذیشان حيدر جوادى)، جمالی پبليکيشن، بمبئی، 1974ء.
- کنز العرفان فی ترجمۃ القرآن، مفتی محمد قاسم قادری عطاری، مکتبۃ المدینۃ، کراچی، 2023ء.
- لسان العرب، محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الأنصاري الرويفعي الإفريقي، دار صادر، بيروت، الطبعة الثانیة، 1414 هـ.
- المفردات فی غریب القرآن، ابو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالرغب الاصفهانی، دار القلم، بيروت، لبنان، 1412 هـ.
- League of Nations, Prosperity and Depression, First Edition.